

عراقی کردستان میں آزادی پر ریفرنڈم: انٹرویو گلب ار آتش: ترجمہ: مجید زہیر بادینی

ایک تجزیہ نگار اور محقق ڈینیز جوف (Dr Deniz Cifci) اکٹر اینز سفسی عمومی طور پر مشرق وسطیٰ میں نسلی اور مذہبی تحریکوں اور ترکی اور ISIS، پر خصوصا تحقیق کر رہے ہیں اس کے علاوہ ان کے فوکس میں پی وائی / پی جی، THE PKK، (HASHD AL-SHAABI) ہشد الشابی کردش حزب اللہ، زکر، PUK پی یو کے، KDP کے پی، PYD/YPG کمیونٹی منزل تارکے، اور الیوی کرد ہیں اور وہ ان پر تحقیق کر رہے ہیں

کردوں کی کتنی تعداد آزادی کے حق میں ہے؟ اور وہ وٹو دے دینگے اور کچھ کیوں بائیکاٹ کرینگے؟

DR.DENIZ مشرق وسطیٰ کے تجزیہ نگار اور محقق ڈینیز سفسی کردستان کے علاقے میں آزادی کے مسئلے پر ریفرنڈم کرنے کے CIFCI بارے میں اپنے حالیہ وسیع سروے کرنے پر پتہ لگایا کہ 92% لوگ آزادی کے حق میں ہے "کرینگے"

اور کرد: شام ISIS "اکٹرسفسی نے اپنے نئے آنے والے والے کتاب کیلیے اور عراق میں تنازعے کی جڑیں: بارے میں اربیل، سلیمانی اور دوہ کے میں 120 سیاستدانوں اور 250 ممکنہ ووٹرز سے بات چیت کی Duhok محقق کے تباہی کے زیادہ تر علاقوں میں لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ آزادی کے بارے میں ریفرنڈم کیا جائے اور وہ بغیر کسی چکچکاٹ کے عراق سے علیحدگی کیلئے ووٹ دینگے اور بعض علاقوں میں لوگوں کا خیال ہے کہ علاقائی حزب اختلاف اور علاقائی سیاسی و اقتصادی مسائل کی وجہ سے اس اقدام کو فلحال ملتوی کیا جائے

سوال: اس سروے کا بنیادی مقصد کیا تھا اور اس کا ہدف گروپ کون تھا؟ اور کرد: شام اور عراق ISIS "اسکی بنیادی وجہ میری آنے والی کتاب میں تنازعے کی جڑیں" تھا میں اپنی اگلی کتاب کیلئے مطبوعات کی سیریز کیلئے 2013ء سے کردستان اور مشرق وسطیٰ میں کام کر رہا ہوں کہ ساتھ جنگ بلکہ IS IS اس تناظر میں میں نے محسوس کیا کہ نہ صرف کردوں کے سیاسی و اقتصادی تعلقات بھی انکی مستقبل کو تشکیل دینے کا عنصر ہے اور یہ دیگر عناصر کے بعد زیادہ غالب عنصر ہو سکتا ہے ہم نے تقریباً ایک مہینہ ریسرچ کی ہم نے لوگوں سے سوال کرنا شروع

کیا کہ موجود سیاسی و اقتصادی بحران ایسے اہم ریفرنڈم پر کیسے نظر انداز ہو سکتے ہیں اور موجود مسائل اس عمل کو مضبوط کر سکتے ہیں یا اس میں تاخیر پیدا کر سکتے ہیں۔

مہم نے اپنی ریسرچ سیاسی اشرافیہ سے شروع کی جس میں کردستان (THE CHANGE MOVEMENT)، گوران، (PUK) پیٹریاٹک یونین آف کردستان، (KDP) ایمو کریٹک پارٹی، (KOMAL) دی اسلامک لیگ، (YEKGIRTU) دی اسلامک یونین، (IM) اسلامک مومنٹ، MPS، کمیونسٹ پارٹی، لیبران اور پیٹی لیبران، (IM) اسلامک مومنٹ خواتین تنظیم، بزنس سیکٹر اور پیشمرگہ جنرلز شامل تھے۔ میں، تقریباً 120 (اشرافیہ لیول کے) لوگوں سے انٹرویو کرنے کا موقع ملا۔ مہم نے پبلک سے بھی 250 لوگوں کو بھی انٹرویو کیا جو شرکاء کی کل تعداد 370 بنتی ہے۔ اشرافیہ کے شرکاء کو انٹرویو کیا گیا اور سروے کو عوام میں تقسیم کیا گیا۔

ہمارا بنیادی مقصد اس سوال کا جواب تلاش کرنا تھا کہ موجود سیاسی و اقتصادی بحران کی صورت میں کرد سیاستدان ریفرنڈم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

سلیمانی کے علاقے میں سیاسی گروپوں کا خیال تھا کہ موجود صورتحال میں وہ ریفرنڈم کرنے کو مناسب نہیں سمجھتے۔

سوال: آپ کے سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمانی میں ریفرنڈم کے سوال پر رویے مختلف ہیں ایسا ہی ہے؟

جواب: سلیمانی میں موجود کرد سیاسی گروپس خاص طور پر اور اہم شخصیات، NGOS اور کچھ PUK، (KOMAL) کومل، (GORRAN) گوران نے بتایا کہ ہم سمجھتے ہیں موجود حالات میں ریفرنڈم کرنا مناسب نہیں ہے۔

مہم نے پوچھا "کیا آپ آزادی کے خلاف ہیں؟" انہوں نے جواب دیا "نہیں۔" تب ہم نے پوچھا "کیا آپ ریفرنڈم کے خلاف ہیں؟" تو انہوں نے جواب دیا "مہم ریفرنڈم کے خلاف نہیں ہیں تاہم ہمارے دیگر مسائل موجود ہیں ریفرنڈم سے پہلے انہیں حل کرنے کی ضرورت ہے" دوسرے الفاظ میں انہوں نے بتایا کہ پارلیمنٹ کی ایکٹیویشن، مسعود برزانی کی صدارت کی ریگولیشننگ، اقتصادی بحران اور کرپشن کے مسائل کو حل کرنے کے بغیر وہ ریفرنڈم کو قبول نہیں کریں گے۔

مہم نے اس موضوع کو واضح کرنے کیلئے یہ سوال کیا سلیمانی کے اکثریتی شرکاء نے بتایا "نہیں" مہم ان حالات میں ریفرنڈم کی جانب نہیں جائینگے۔ مہم نے انہیں یاد دلایا کہ اس صورتحال میں تقسیم کا امکان ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہم یہ نہیں چاہتے لیکن اگر کوئی تقسیم ہوگی تو وہ اسی ہی وجہ سے ہوگی۔

میں صورتحال کیا تھی؟ (DUHOK) اور دوک (ERBIL) سوال: اربیل جواب: مہم نے اربیل اور دوک میں سیاسی اشرافیہ سے ریفرنڈم کے

بار میں بات چیت کی تو ان کا ریفرنم کے بارے جواب "ا" میں تھا جب ہم نے انہیں بتایا کہ کچھ گروہ ریفرنم کی بنسبت سیاسی ایشوز YEKGIRTU اور (IMK) آئی ایم کے، (KDP) پر زیادہ فکرمند ہیں تو کہہ ی پی کے نمائندوں نے جواب دیا "ا" ان حالات میں ہم ریفرنم اور NGOs کے لیے چاہتے ہیں لیکن یہ ناگزیر ہے یہ لوگ ایک موقع ہے اسے کرنے کی ضرورت ہے

اکنامکس کے نقطہ نظر سے غالب نظریہ یہ تھا "کردستان اندرونی مسائل کو آزادی کے بعد ہی حل کر سکتا ہے" یوں ہر علاقہ میں اس ایشو پر لوگوں کی رائے مختلف ہے۔

سلیمانی میں مقیم کردش سیاسی اشرافیہ نے بتایا کہ ریفرنم سے پہلے سیاسی بحران، اقتصادی مسائل اور جمہوریت کی بہتری کے مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ کردستان کے قیام کے بعد یہ مسائل مزید گہرے ہو سکتے ہیں۔

سوال: اس بارے میں عوام کی رائے کیا ہے؟

جواب: میں اس تحقیق کے دوران اس حقیقت کا احساس ہوا کہ عوام اور سیاسی اشرافیہ کے بیچ خلاء موجود ہے کہ جو کام سیاسی اشرافیہ کرتی تھی عوام کچھ عرصہ بعد اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتی تھی اور ہم نے محسوس کیا کہ ان کے سیاسی ترجیحات روزمرہ زندگی سے متعلق تھے (ERBIL) ہم نے سلیمانی کے علاقہ میں تقریباً 120 لوگوں سے، اربیل میں تقریباً 130 لوگوں سے بات چیت (ZARKHO) اور زاخو (DUHOK) دوہک، کی یہ بنیادی طور پر سروے کی صورت میں تھا ہم نے ان گروپوں سے پوچھا کہ وہ کردوں کی آزادی کے بارے میں "ا" یا "ن" میں جواب دینگے میں کردستان کی آزادی کے حق میں 92% جواب حاصل ہوا۔

اس سوال پر کہ اس صورتحال میں ریفرنم کیسے ہوگا؟ "سلیمانی میں 76% لوگوں نے منفی میں جواب دیا کہ اربیل، دوہک اور زاخو میں کسی بھی صورتحال میں ریفرنم کرنے کے حق میں مثبت جواب دیا عمومی طور پر 45% لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ان حالات میں ریفرنم کو مناسب نہیں سمجھتے ہیں انکی رائے ہے کہ سیاسی اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے بعد ہی ریفرنم کیا جائے جبکہ 55% لوگ کسی بھی صورت میں ریفرنم کے حق میں تھے

ہمارے سروے کے مطابق 90% لوگوں نے رائے دی کہ یہ سنگین قسم کی کرپشن موجود ہے انہوں نے کہا کہ کرد سیاسی پارٹیاں اپنے مفادات کو دیکھتے ہیں

کچھ شرکاء نے بتایا کہ "وہ کردستان میں اقتصادی کرپشن اور تضادات کو چھپانے اور عوام کیلئے تباہی پیدا کرنے کیلئے ریفرنم کو استعمال کرنا چاہتے ہیں

کے خلاف جنگ اندرونی تنازعات، اقتصادی بحران اور ISIS سوال: کیا کرپشن کو چھپانے کا باعث بنا؟ آئی ایس آئی ایس کے ساتھ جنگ ایک یا دوسرے راستے سے کردستان میں سیاست کو پٹری سے اتار سکتا ہے جبکہ ان کے ساتھ جنگ جاری ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں صدر برزانی کیلئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ سیاسی اتھارٹی کی حیثیت سے بین الاقوامی تعلقات کو برقرار رکھنے کیلئے مزید کچھ سالوں کیلئے اقتدار پر قائم رہے؟

جواب: اربیل، دوک اور زرخو کے علاقوں میں عوام کی اکثریت میں برزانی کی صدارت پر کوئی اختلاف نہیں ہے جبکہ سلیمانی کے علاقے کے گوران اور کومل کے کچھ حصوں میں لوگوں نے جواب دیا، PUK پارٹی کے برزانی کی جگہ سنبھالنے کیلئے کئی متبادل کرد لیے موجود ہیں سوال: کیا عوام کو سیاسی پارٹیوں پر اعتماد ہے؟

جواب: 86% لوگ کسی بھی سیاسی پارٹی پر اعتماد نہیں کرتے۔

سوال: تو اس طرح ہم کیا جنرل نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں؟

جواب: تقریباً تمام کرد سیاسی اشرافیہ اور عوام سب آزادی کے حق میں "ہا" کہتے ہیں تاہم وہ سیاسی اور اقتصادی بحران سے نکلنے کے بعد ریفرنس چاہتے ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح اندرونی تنازعات کردوں کے مستقبل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں

سوال: باقی 7-8% کیوں آزادی کے حق میں نہیں ہیں؟

جواب: 7-8% لوگ ہیں جو بہت زیادہ کرد سیاست سے ناراض ہیں مثال کے طور پر ایک ٹیکسی رائیور نے بیان کیا کہ ان کے خاندان میں سے بہت سے پیشمرگے (مجاہدین آزادی) شہید ہیں لیکن ہم کرپشن سے تنگ آچکے ہیں اور ہم اس طرح کے کردستان میں نہیں رہنا چاہتے۔ ایک دوسرے آدمی نے کہا کہ کرپشن کے بعد کردستان کا تصور بے معنی رہ چکا ہے۔ دو ترکوں جنہوں نے سرو میں حصہ لیا انہوں نے کہا کہ وہ فیڈرلزم چاہتے ہیں اس کے علاوہ کچھ یزیدی بہت ناراض ہیں کہ ان کے مسائل حل کئے بغیر وہ کردستان کے حق میں "ہا" نہیں کریں گے "86% عوام کسی بھی پارٹی پر اعتماد نہیں کرتے"

سوال: کیا آپ اس صورتحال میں ریفرنس کو موزوں سمجھتے ہیں؟

جواب: ہم اگر نتائج پر نظر ڈالیں کہ اگر کردستان میں ریفرنس ہو جائے تو 40-50% عوام ریفرنس کے بارے میں "نہیں" نہیں کریں گے بلکہ وہ ریفرنس کا بائیکاٹ کریں گے اگر 40-50% عوام ریفرنس میں حصہ نہیں لیتے اور صرف 50-60% لوگ آزادی کے ریفرنس کو قبول کریں تو یہ ایک سیاسی شرم کی بات ہے

یہ شرم کا باعث ہے کہ اس سرزمین کے حق میں صرف 55-60% لوگ ہو جائیں گے۔ رانچ زمین پر شہیدوں کا خون بہا ہے بلکہ پاس تو ہوگا لیکن 60% اور 90% کے درمیان فرق سوشیا لوجی اور سیاست سے متعلق

کچھ معنی رکھتے ہیں یہ کردستان کی آزادی کو نقصان دے گا اس سیاق و سباق کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس صورتحال میں ریفرنس کرنا مناسب نہیں ہوگا جب 45-50% ریفرنس کے حق میں نہ ہو یا بائیکاٹ کریں سلیمانی کو یہ تسلیم کرنا چاہیے ہمارے سروے کے نتائج بھی اس کو سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ پچھلے وقت گوران اور بغداد گئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ”میں متحدہ عراق کو PUK سپورٹ کرتے ہیں“

سیاسی و اقتصادی تعلقات پیدا کئے ہیں دوسری جانب ترکی نے اربیل کے ذریعے اقتصادی و سیاسی اثرورسوخ کو بڑھا دیا ہے اندرونی تقسیم نے کردستان میں بیرونی ممالک کے سیاسی مداخلت کو آسان بنایا ہے اس بناء پر کردستان کو اپنی سیاسی مفادات کی بنیاد پر ریفرنس پر غور کرنا چاہیے ایران مکمل طور پر کردستان کی آزادی کے خلاف ہے اسی وجہ سے وہ ریفرنس کو روکنے کیلئے اپنے سیاسی و اقتصادی طاقت کو استعمال کرنا چاہتا ہے پر بڑا اثر ہے کہ انہوں نے PUK مجھے یقین ہے کہ ایران کا گوران اور نہ بغداد جا کر کہا کہ ”میں عراق کا حصہ بن کر رہنا چاہتا ہوں۔“ اندرونی تنازعات نے ایران کی حوصلہ افزائی کی۔

مشرق وسطیٰ پر تحقیق کرنے والے (DENZEL CIFCI) اکٹر نینز سفسی تجزیہ نگار ہیں جو کہ عمومی طور پر مشرق وسطیٰ میں نسلی گروہوں ہشد الشابی ، IS IS ، اور مذہبی تحریکوں اور خصوصا ترکی اور کردوں پی وائی پی/وائی پی، (PKK) پی کے کے ، (HASH AL-SHAABI) کردستان حزب اللہ، زہرا، (PUK) پی یو کے ، (KDP) کے کے پی، (PYD/YPG) پی اوز الیوی (MENZIL TARIQA) منزل تارقی، (ZEHRA COMMUNITY) کمینٹی پر تحقیق کر رہے ہیں (ALEVI KURDS) کردوں میں انگریزی میں چھپ rudaw.net نوٹ: یہ انٹرویو ایک کردش ویب سائٹ چکا ہے